اُردُو کی پہلی کِتاب

پہلی جماعت کے لیے



پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

تیارکردہ : پنجاب ٹیکسٹ بُک بورڈ، لاہور، منظورکردہ : حکومت پنجاب (محکمہ تعلیم) لاہور
بموجب سرکلر نمبر ایس-او (سی) ۰-۱/۲-۷۲ مورخہ ۵-۱۲-۱۹۷۳ء
نظرثانی شدہ قومی ریویو کمیٹی وفاقی وزارتِ تعلیم وصُوبائی رابطہ حکومتِ پاکستان

مصنّفین

سیّد وقار عظیم (مرحوم)
ڈاکٹر اصغر علی شیخ
مِرزا مقبُول بیگ بدخشانی
پروفیسر بشیر احمد چوہان
نذیر احمد آثم (مرحوم)
محمّد اسحٰق جلالپوری

مدیر

محمّد اسحٰق جلالپوری

تدوین / تدوینِ طباعتِ نو

محمّد عبدالمجید یزدانی (پنجاب ٹیکسٹ بُک بورڈ)

ناشر : پنجاب ٹیکسٹ بُک بورڈ - لاہور

اللہ والا پرنٹرز - ۸۱- شاہراہ قائد اعظم لاہور



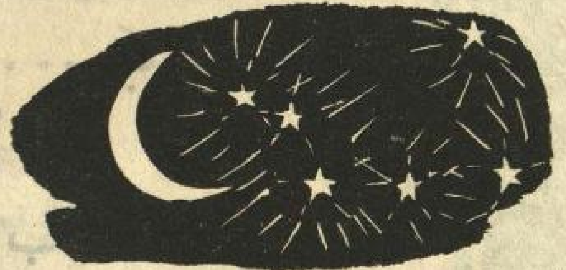
فہرست

میرا نام .... ہے
یہ میری پہلی کِتاب ہے
آیئے دیکھیں اِس کِتاب میں
کون سا سبق کہاں ہے۔



بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ ۝

دُعا





میرے خُدا میرے خُدا
تُو ہے بڑا سَب سے بڑا



تُو نے مُجھے پَیدا کِیا
تُو نے مُجھے سَب کُچھ دِیا



چھوٹا ہُوں مَیں تُو ہَے بڑا
ہو شُکر پھِر کیسے اَدا

میرے خُدا میرے خُدا
سُنتا ہَے تُو سَب کی دُعا



اِس بات کی توفِیق دے
کرتا رہُوں سَب کا بَھلا
ہر ایک کی خِدمَت کرُوں
ہر اِک کے کام آؤں سَدا
نیکی کا ہے جو راستہ
وہ راستہ مُجھ کو دِکھا
میرے خُدا میرے خُدا
سُن لے دُعا سُن لے دُعا

(اسحٰق جلالپوری)

سَدا بَڑا اَدا بَھلا خُدا دُعا

دِیا کِیا توَفیق نیکی راشتہ خِدمَت

ہمارے نبیؐ

حضرت محمّد صَلّیَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ ہمارے نبیؐ ہیں۔ آپؐ اللّٰہ کے آخری نبیؐ ہیں۔ آپؐ نے لوگوں کو اللّٰہ کی باتیں بتائی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا ہے :

اللّٰہ ایک ہے، صِرف اُسی کو خُدا مانو۔
صاف سُتھرے رہو۔ نَماز پڑھو۔
عِلْم حاصِل کرو۔
ماں باپ کا اَدَب کرو۔
لوگوں کی خِدمَت کرو۔
چھوٹوں سے مَحبّت کرو۔
ہم اپنے نبیؐ کی باتوں پر عَمَل کریں۔
اللّٰہ ہم سے راضی ہوگا۔

نبیؐ آخِری اَدَب عِلْم عَمَل مَحَبّت



میری کِتاب

یہ اُردُو کی پہلی کِتاب ہے۔ یہ میری کِتاب ہے۔ میری کِتاب بہُت اچھّی ہے۔ میری کِتاب کے پہلے وَرَق پر تَصوِیر ہے۔ اِس میں اَور بھی تصوِیریں ہیں۔ اِن تصوِیروں میں کئی رَنگ ہیں۔ کِسی میں لال اور ہرا رنگ ہے۔ کِسی میں نِیلا اور پِیلا رنگ ہے۔

مُجھے کہانی بہُت پسَنْد ہے۔ میری کِتاب میں کہانیاں ہیں۔ مُجھے گِیت پسَنْد ہیں۔ میری کِتاب میں گِیت بھی ہیں۔ اِس میں اَور بھی اَچھّی اَچھّی باتیں ہیں۔

مُجھے اپنی کِتاب بہُت پسَنْد ہے۔

پَسنْد وَرَق تَصوِیر کہانی

گِیت باتیں رنگ



بُلبُل کا بچّہ

کھاتا تھا کِھچڑی پِیتا تھا پانی
بُلبُل کا بَچّہ
گاتا تھا گانے میرے سَرہانے
بُلبُل کا بَچّہ
اِک دِن اکیلا بَیٹھا ہُوا تھا
بُلبُل کا بَچّہ
مَیں نے اُڑایا واپس نہ آیا
بُلبُل کا بَچّہ
(قیوّم نظر)

کِھچڑی سَرہانے اکیلا واپَس

بانو کا گھر

یہ بانو کا گھر ہے۔ اِس میں دو کَمرے ہیں
ایک کَمرے میں بانو رہتی ہے۔ دُوسرے میں اُس
کے ماں باپ رہتے ہیں۔

یہ گھر صاف سُتھرا ہے۔ بانو کی ماں اِسے
صاف رکھتی ہے۔ بانو بھی اِسے صاف رکھتی ہے۔
گھر کو صاف رکھنا اَچّھی بات ہے۔

بانو کے گھر کے آس پاس اَور بھی گھر ہیں۔ اِن
گھروں میں مَزدُور رہتے ہیں۔ یہ مزدُور کارخانے میں
کام کرتے ہیں۔ بانو کا باپ بھی مَزدُور ہے۔ وُہ بھی
کارخانے میں کام کرتا ہے۔ کام کرنا اَچّھی بات ہے۔
کام کرنے والے کو اللہ پسند کرتا ہے۔

کارخانے کَمرے مَزدُور

نیک لڑکا

خالِد بازار سے گُزر رہا تھا۔ بازار میں بہُت بِھیڑ تھی۔ اُس نے ایک بڑے میاں کو دیکھا وُہ نابِینا تھے۔ اُن کے ہاتھ میں لاٹھی تھی۔ وُہ لاٹھی ٹیک ٹیک کر چل رہے تھے۔ ڈر تھا کہ کِسی سے ٹکرا نہ جائیں۔

خالِد نے بڑے میاں سے پُوچھا :

بابا جی! آپ کہاں جا رہے ہیں ؟

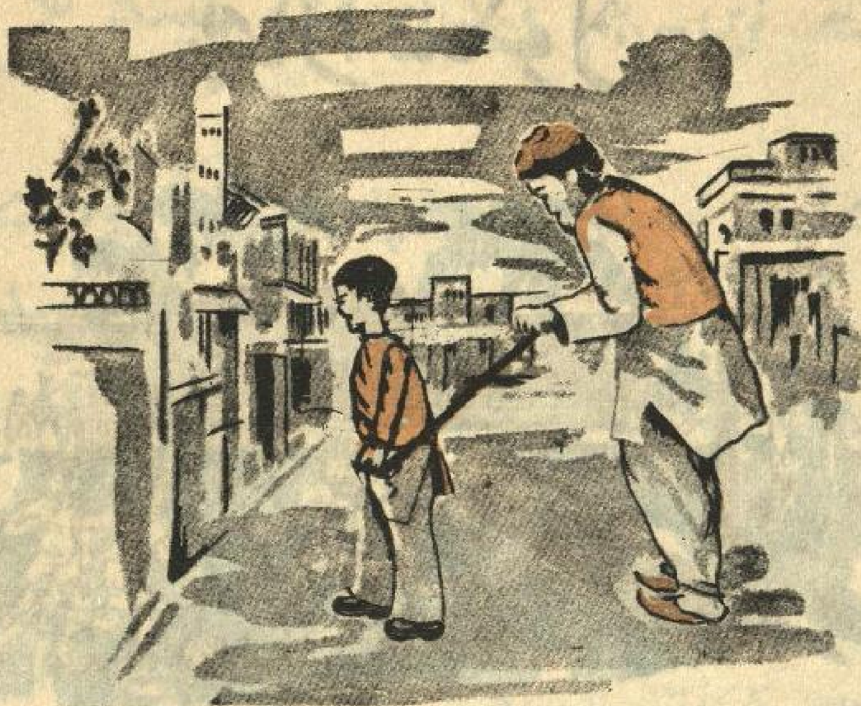
بڑے میاں نے جواب دِیا :

بیٹا! میں مَسجِد جا رہا ہُوں۔

خالِد بولا : آئیے میں آپ کو مَسجِد لے چلوُں۔

خالِد نے بڑے میاں کا ہاتھ پکڑ لِیا۔

خالِد آگے آگے تھا۔ بڑے میاں پِیچھے پِیچھے تھے۔



جب مَسجِد آ گئی تو خالِد نے کہا :
لو باباجی! مَسجِد آ گئی۔
بڑے میاں نے خُوش ہو کر دُعا دی :
جِیتے رہو بیٹا۔ تُم بہُت نیک لڑکے ہو۔

نابِینا بازار لاٹھی ٹیک ٹکّر

مَسجِد پِیچھے پِیچھے جِیتے رہو

ہمارا سکُول



وُہ دیکھو! سامنے ہمارا سکُول ہے۔ ہم سکُول میں پڑھتے ہَیں۔ اِس میں بڑے بڑے کمرے ہیں۔ کمروں میں ٹاٹ بِچھے ہُوئے ہَیں۔ کمروں میں تصوِیریں بھی لگی ہُوئی ہَیں۔

ہمارے سکُول میں ایک مَیدان بھی ہَے۔ مَیدان میں ہم کھیلتے ہَیں۔ اس میں ہم دَوڑتے بھاگتے ہَیں۔

مَیدان میں جھولے بھی ہَیں۔ اِن میں ہم جھولا

جھُولتے ہَیں۔ ہم مَیدان میں گیند بَلّا بھی کھیلتے ہَیں۔

ہمارے سکُول میں پھُولوں کے پَودے ہَیں۔ اُن میں رنگ رنگ کے پھُول ہَیں۔ مَیدان میں ہَری ہَری گھاس بھی ہے۔ گرمی ہو تو ہم پیڑوں کی چھاؤں میں بَیٹھتے ہَیں۔

ہمارے ماسٹر صاحِب ہمیں سَبَق پڑھاتے ہَیں۔ ہم سَبَق یاد کر لیتے ہَیں تو وُہ کہتے ہَیں "شاباش"۔ ہم سَبَق بھُول جائیں تو وُہ بتا دیتے ہَیں۔ ہمارے ماسٹر صاحِب بَہُت اَچھے ہَیں۔ ہم اُن کا ادَب کرتے ہَیں۔



سکُول مَیدان چھاؤں شاباش

ایک کِرَن



سُورَج نِکلا۔ اُس کی ایک کِرَن کلی پر پڑی۔ کلی کِھل کر پُھول بن گئی۔ پھُول کی خُوشبُو دُور دُور تک پھَیل گئی۔

سُورَج کی ایک کِرَن چِڑیا پر پَڑی۔ چِڑیا جاگی۔ چُوں چُوں کرتی گھر سے نِکلی۔ پُھر سے اُڑی۔ دانا چُگنے چلی گئی۔



سُورَج کی ایک کِرَن کوثر پر بھی پَڑی۔ کَوثر جاگی اور سکُول جانے کی تیّاری کرنے لگی۔

زاہِد ابھی تک سو رہا تھا۔ اُس پر بھی سُورَج کی ایک کِرَن پَڑی۔ اُس نے کَرَوٹ لی

اور پھر سو گیا۔ زاہِد کی امّی آئیں اور کہا :

زاہد کِرَن تمُھیں جَگانے آئی تھی اور تمُ نہیں جاگے۔ اب تو جاگو۔

زاہِد آنکھیں مَلتا ہُوا اُٹھ بَیٹھا۔

زاہِد نے پوُچھا : امّی جان ! کِرنیں کہاں سے آتی ہَیں ؟ وہ بولیں : یہ کِرنیں سوُرَج کی ہَیں یہ ہمیں بتانے آتی ہَیں کِہ صُبح ہو گئی۔ اُٹّھو اپنے اپنے کام کی تیّاری کرو۔

زاہِد یہ سُن کر اُٹھا اور سکوُل جانے کی تیّاری کرنے لگا۔






تیّاری کِرنیں جَگانے تمُھیں

جاگو جاگو

جاگو جاگو گُڑیا رانی اُٹھّو اُٹھّو گُڑیا رانی



دیکھو دیکھو ہُوا سویرا
دِن آیا اور گیا اندھیرا
اندر باہر ہُوا اُجالا
کِتنا اچھّا کِتنا پیارا
گُڑیا رانی جاگو جاگو
سَیر کو جاؤ دوڑو بھاگو



پھیلی ہے پھُولوں کی خُوش بُو
لہراتا ہے سبزہ ہر سُو
دیکھو تو کیا خُوب سماں ہے
سونے میں یہ بات کہاں ہے
اُٹھّو گُڑیا رانی اُٹھّو
جاگو گُڑیا رانی جاگو

(اسحٰق جلالپوری)

اُجالا اندھیرا سویرا سماں
خُوش بُو سبزہ لہراتا ہے

دارا کا گاؤں



یہ دارا کا گاؤں ہے۔ دارا کا باپ کھیت میں کام کرتا ہے۔ ہرے بھرے کھیت کیسے خُوب صُورَت نَظَر آتے ہیں۔ یہاں ایک باغ بھی ہے۔ آئیے اِس باغ میں چلیں۔ ایک طَرَف آم کے پیڑ ہیں۔ دُوسری طَرَف اَمرُود کے پیڑ ہیں آم پک گئے ہیں۔ اَمرُود ابھی کچّے ہیں۔ دارا کا گاؤں خاصا بڑا ہے۔ گاؤں کے مکان ہیں تو کچّے لیکن صاف سُتھرے ہیں۔ کھُلے کھُلے کمرے ہیں بڑے بڑے صَحن ہیں۔ ہر گھر میں دو چار مَویشی بھی ہیں۔ کِہیں گائے اَور بَیل ہیں۔ کِہیں بھیڑ اَور بکرِیاں ہیں۔



وُہ سامنے مَدْرَسہ ہَے۔
اِس میں دارا پڑھتا ہَے۔
مَدْرَسے سے ذرا آگے مَسجِد
ہَے۔ گاؤں کے لوگ اِس
مَسجِد میں نَماز پڑھتے ہَیں۔
دارا بھی اِسی میں نَماز پڑھتا ہَے۔ اِس گاؤں کے
لوگ کھیتی باڑی کرتے ہَیں۔ غلّہ اُگاتے ہَیں۔
سُبزیاں اُگاتے ہَیں۔ یہ لوگ مِل جُل کر رہتے
ہَیں۔ مِل جُل کر کام کرتے ہَیں۔ مِل جُل کر کام
کرنا اچھّی بات ہَے۔






مَسجِد مَدْرَسہ نَماز صَحن

اَمرُود مَویشی سُبزیاں

چِڑیا اور جُگنو

صُبح ہُوئی۔ چِڑیا چُوں چُوں کرتی گھر سے نِکلی ۔ اُسے بھُوک لگ رہی تِھی ۔ وہ پھُر سے اُڑی اور کھانے کی تَلاش میں نِکَل گئی۔

سارا دِن کھانے پِینے میں گُزَر گیا۔

شام ہُوئی تو چِڑیا ایک پیڑ پَر جا بَیٹھی۔ سُورَج ڈُوب چُکا تھا۔ ہر طَرَف اندھیرا تھا۔



چِڑیا نے سوچا۔ اب مَیں گھر کیسے پُہنچُوں گی ۔ وُہ یِہ سوچ کر اُداس ہو گئی ۔

اِتنے میں ایک جُگنُو اِدھر سے گُزرا۔ اُس نے چِڑیا سے پُوچھا :

بی چِڑیا! اُداس کیوں بَیٹھی ہو؟

چِڑیا بولی : بھیّا! ہر طَرَف اندھیرا ہے۔

سوچ رہی ہوں، گھر کیسے پہنچوں گی۔

جُگنُو بولا: بی چِڑیا اُداس کیوں ہوتی ہو۔ میرے ساتھ چلو۔ مَیں تمُھیں راشتہ دِکھاؤں گا۔ یہ کہَ کر جُگنُو اُڑا۔ راشتے میں رَوشنی ہوگئی۔ چِڑیا جُگنُو کے پیچھے چلی۔

تھوڑی دیر میں چِڑیا کا گھر آگیا۔

چِڑیا بہُت خُوش ہُوئی۔ اُس نے جُگنُو سے کہا: بھیّا تُم بہُت اَچھّے ہو۔

جُگنُو ہنس پڑا اور چمکتا ہُوا آگے چلا گیا۔

سچ ہے جو لوگ اَچھّے ہَیں وہ دُوسروں کے کام آتے ہَیں۔



بھُوک ڈُوب اندھیرا اُداس روشنی

آؤ بچّو

آؤ بچّو سُنو کہانی
ایک تھا راجا ایک تھی رانی



راجا بَیٹھا بِین بجائے
رانی بَیٹھی گانا گائے
طوطا بَیٹھا چونّچ ہلائے
نَوکر لے کر حَلْوَہ آیا
طوطے کا بھی جی لَلچایا



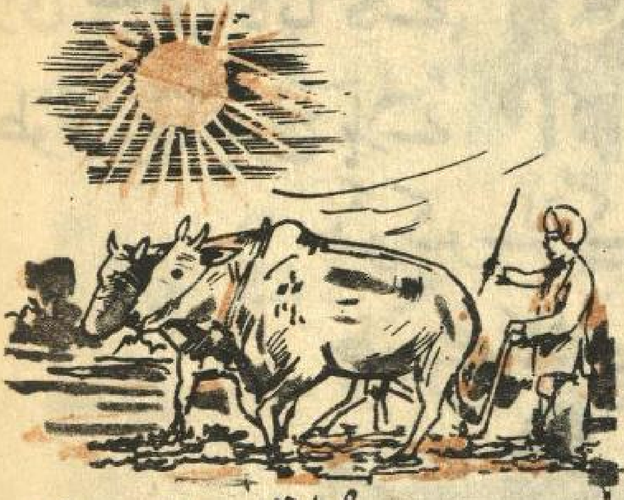
راجا بِین بَجاتا جائے
نَوکر شور مَچاتا جائے
طوطا حَلْوَہ کھاتا جائے

(صُوفی تبسم)

بِین چونّچ نوکر لَلْچایا حَلْوَہ

کِسان

گرمی کے دِن ہیں۔ دوپہر کا وَقت ہے۔ ہر طَرَف دُھوپ ہی دُھوپ ہے۔ سب دُھوپ سے بچ رہے ہیں۔ چڑیاں پتّوں میں چھپ گئیں۔ جانوَر سائے میں جا بَیٹھے۔ لوگ اَپنے اپنے گھروں میں چلے گئے۔ کھیتوں کی طرف دیکھو۔ وُہ کِسان ہے۔ اِس کا نام قادِر ہے وہ دُھوپ میں بھی کام کر رہا ہے۔



قادِر ہر روز صُبح سویرے اُٹھتا ہے۔ وُہ بَیلوں کو لے کر کھیتوں میں آجاتا ہے۔ وُہ دِن بھر مِحنَت کرتا ہے۔ ہل جوتتا ہے۔ کھیت میں بِیج ڈالتا ہے۔ کھیت کو پانی دیتا ہے۔



بیج پودے بنتے ہیں۔ پودے بڑے ہوتے ہیں۔ ان میں بالیاں آجاتی ہیں۔ قادِر اُنھیں دیکھ کر خُوش ہوتا ہے اور اللہ کا شُکر ادا کرتا ہے۔

بالیوں میں دانے پڑے ہیں کچھ دِن بعد پک جاتے ہیں۔ قادِر ان کو کاٹتا اور صاف کرتا ہے۔ کُچھ غلّہ اپنے گھر رکھ لیتا ہے۔ باقی منڈی میں بھیج دیتا ہے۔ وہاں سے سب خریدتے ہیں۔ قادِر بہُت اچھّا ہے۔ سب کِسان بہُت اچھّے ہیں۔ وُہ مِحنَت کرتے ہیں۔ سب اُن کی مِحنَت کا پھَل کھاتے ہیں۔ ہم سب کِسان کی عِزّت کرتے ہیں

قادِر بِیج بالِیاں مَنڈی

مِحنَت عِزَّت خرِیدَتے

پیاسا کوّا

ایک کوّا پیاسا تھا۔ وہ پانی کی تلاش میں نِکلا۔ اِدھر اُڑا۔ اُدھر اُڑا، لیکن پانی کہیں نظر نہ آیا۔ تلاش کرتے کرتے وُہ ایک باغ میں آیا۔ وہاں اُسے ایک گھڑا نظر آیا۔ گھڑے میں پانی تھا لیکن بہُت کم۔

کوّے نے گھڑے میں چونچ ڈالی۔ چونچ پانی تک نہ پہُنچی۔ کوّا سوچ میں پڑ گیا۔ وہ سوچتا رہا۔ آخِر ایک ترکِیب اس کی سمجھ میں آئی۔



کوّا اُڑ کر گیا۔ کہِیں سے ایک کنکر اُٹھا لایا اُس نے وہ کنکر گھڑے میں ڈال دِیا۔

پھر ایک اَور کنکر لایا اَور گھڑے میں ڈال دِیا۔ اِسی طرح کئی کنکر لایا اَور گھڑے میں ڈالے۔ پانی کچُھ اُوپر آ گیا لیکن چونچ اب بھی پانی تک نہ پُہنچی۔

کوّے نے ہِمّت نہ ہاری۔ وُہ کنکر لاتا رہا اَور گھڑے میں ڈالتا رہا۔ اب پانی کافی اُوپر آ گیا۔ کوّا بہُت خُوش ہُوا۔ اُس نے جی بھر کر پانی پِیا اَور کائیں کرتا ہُوا اُڑ گیا۔



ترکِیب چونچ کنکر گھڑا ہِمّت

سَمَجھ کافی کائیں کائیں

بہن بھائی

بَدْر بہُت اچّھا بچّہ ہَے۔ اُس کی عُمر صِرف چھ سال ہَے۔ لیکن وُہ بڑا ہوشیار ہے۔ ماں باپ اُس سے پیار کرتے ہَیں۔ وُہ ماں باپ کی عِزّت کرتا ہَے۔

بَدْر کو عِلْم حاصِل کرنے کا بہُت شوق ہَے۔ وُہ ہمیشہ وَقْت پر سکُول جاتا ہَے۔ پڑھائی کے وَقْت پڑھتا ہَے۔ کھیل کے وَقْت کھیلتا ہَے۔ بڑا چُسْت رہتا ہَے۔ سُسْت بچّے اُسے اچّھے نہیں لگتے۔

ایک دِن کا ذِکْر ہَے۔ بَدْر بَیٹھا پڑھ رہا تھا۔ ننّھی پاس بَیٹھی تھی۔ اُس نے چُپکے سے بَدْر کی کاپی اُٹھا لی۔ بَدْر نے پڑھنا ختم کِیا۔

لِکھنے کے لیے کاپی تَلاش کی۔ کاپی نَہ مِلی۔ اُسے بڑی فِکْر ہُوئی۔ اِدَھر اُدَھر دیکھنے لگا۔ ننّھی نے پُوچھا۔ بھیّا کیا ڈُھونڈ رہے ہو؟

بَدْر بولا : کاپی ڈُھونڈ رہا ہُوں نہ جانے کہاں گئی !

یہ سُن کر ننّھی ہنس پڑی۔ بَدْر کو پتا چل گیا کہ کاپی ننّھی کے پاس ہے۔ وُہ بھی ہنس پڑا۔ ننّھی نے کاپی بَدْر کو دے دی۔



بَدْر عُمْر صِرْف عَقْل

چُسْت سُسْت وَقْت تَلاش

میری گُڑیا



گُڑیا میری بھولی بھالی
نِیلی نِیلی آنکھوں والی
گود میں لو تو آنکھیں کھولے
مِیٹھی مِیٹھی بولی بولے

گود سے اُترے چُپ ہوجائے
آنکھیں بند کرے سوجائے

کھیلتے دیکھا سوتے دیکھا
کبھی نہ اِس کو روتے دیکھا

مُجھ سے کھیلے آنکھ مچولی
گُڑیا ہے میری ہم جولی

گُڑیا میری بھولی بھالی
نِیلی نِیلی آنکھوں والی

(اسحٰق جلالپوری)

بھولی بھالی　　آنکھ مچولی　　ہم جولی

سُورَج



صُبح کا وَقت تھا۔ یُوسُف چھت پر کھڑا تھا
اُس نے دیکھا مَشرِق سے سُورَج نِکل رہا ہے۔
یُوں لگتا تھا جَیسے زمِین سے اُگ رہا ہو۔ سُورَج
آہِستہ آہِستہ اُوپر کو اُٹھ رہا تھا۔ وُہ اس وَقت
بَہُت خُوب صُورَت لگ رہا تھا۔ دیکھتے دیکھتے
سُورَج بَہُت اُونچا ہو گیا۔ دُھوپ دُور دُور تک
پھیل گئی۔

یُوسُف نے اپنے ابّا جان کو بتایا۔ صُبح کے وَقت
سُورَج بَہُت خُوب صُورَت لگتا ہے۔ ابّا جان نے

طوطا چُوری کھا کر کہتا ہَے "اللہ تیرا شُکر"۔ وُہ جب بھی کوئی چِیز کھاتا ہے، کہتا ہَے۔ "اللہ تیرا شُکر"۔

طوطے کو یِہ باتیں دادی نے سِکھائی ہَیں۔ طوطا اور باتیں بھی کرتا ہَے۔ کوئی گھر سے باہَر جائے، تو وُہ کہتا ہے "خُدا حافِظ"۔ کوئی گھر میں آئے تو کہتا ہے "سَلام"۔

سَب بچّے میاں مِٹُّھو کے دوشت ہَیں۔ وُہ اُس سے باتیں کرتے ہَیں۔ میاں مِٹّھو بھی بچّوں سے باتیں کرتا ہَے۔

بچّے کہتے ہَیں "اللہ ھُو"۔ میاں مِٹُّھو بھی کہتا ہَے "اللہ ھُو"۔ بچّے کہتے ہَیں "پاکِستان زِنّدہ باد"۔ تو وُہ بھی کہتا ہَے "پاکِستان زِنّدہ باد"۔

میاں مِٹُّھو چُوری خُداحافِظ دوشت

سَلام پاکِستان زِنّدہ باد

ڈاکیا



دیکھو ڈاکیا آیا ہے
ساتھ اپنے خط لایا ہے
گرمی ہے یا سردی ہے
اس کی ایک ہی وردی ہے
سر پر خاکی پگڑی ہے
ناک پر عینک رکھی ہے
کاندھے پر اک تھیلا ہے
دھوپ میں چل کر آیا ہے
پھر بھی گھر گھر جاتا ہے
آؤ بھائی خوب آئے
لاؤ ہمیں دو کیا لائے
آہا ! ابّا کی چٹھی
آہا ! ابّا کی چٹھی

اس میں وہ خط رکھتا ہے
گرمی سے گھبرایا ہے
سب کے خط پہنچاتا ہے



چُوں چُوں چُوں
چُوں چُوں چُوں



چُوں چُوں چُوں چُوں چُوں چُوں
مَیں مُنّا سا چُوزہ ہُوں
مُرغی میری اَمّی ہَے
مَیں اَمّی کا بیٹا ہُوں
چُوں چُوں چُوں چُوں چُوں چُوں



ننّھے بچّو دَوڑ کے آؤ
آ کر بات مِری سُن جاؤ
ہم سَب کی ہَے ٹولی ایک
ہم سَب کی ہَے بولی ایک
تُم کرتے ہو غُوں غُوں غُوں
مَیں کرتا ہُوں چُوں چُوں چُوں

چُوں چُوں چُوں ۔ چُوں چُوں چُوں

مَیں تُم سے اِک بات کہوں

چُوں چُوں چُوں چُوں چُوں چُوں

جب بھی کھانا کھاؤ تُم

دانہ مُجھے کِھلاؤ تُم

پِھر مَیں گانا گاؤں گا

سَب کو ناچ دِکھاؤں گا



دیکھو، مَیں ناچُوں گا یُوں

چُوں چُوں چُوں چُوں چُوں چُوں

(اسحٰق جلالپوری)



بولی ٹُولی غُوں غُوں کھُوں

تیار کردہ: پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور، منظور شدہ محکمۂ تعلیم حکومتِ پنجاب،
برائے مدارس صوبہ پنجاب بطور سول ٹیکسٹ بک بموجب سرکلر نمبر ایس-او (سی) ۱۰-۱-۱/۷۲
مؤرخہ ۵ دسمبر ۱۹۷۳ء
قومی کمیٹی برائے جائزۂ کتبِ نصاب کی تصحیح شدہ

قومی ترانہ

پاک سر زمین شاد باد　کِشورِ حَسین شاد باد
تُو نشانِ عزمِ عالی شان　ارضِ پاکستان
مرکزِ یقین شاد باد

پاک سرزمین کا نظام　قوّتِ اُخُوّتِ عوام
قوم، مُلک، سلطنت　پائندہ تابندہ باد
شاد باد منزلِ مراد

پرچمِ ستارہ و ہلال　رہبرِ ترقّی و کمال
ترجمانِ ماضی شانِ حال　جانِ استقبال
سایۂ خدائے ذوالجلال

کوڈ نمبر G-3
سیریل نمبر 15880

تاریخ اشاعت	تعداد اشاعت	ایڈیشن اوّل	قیمت
فروری ۱۹۸۲ء	4,25,000		1:50